

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ے؎)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ۱۴ وارث روڈ ۔ لاہور } ایڈیٹران

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ ۔ لاہور }

پادری ڈبلیو ۔ جے کلارک صاحب ایم اے ۔ ایمپرس روڈ ۔ لاہور } مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں ؞

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔

جلد ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۰ اگست ۱۹۲۶ء	نمبر ۳۴

غزل

(از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت)

نبود این تنگنا جای طرب در غم فرو رفتم
ندیدم جای عیشِ خویش و سماتم فرو رفتم

قبا وا کرده سرم سودای عیشِ جاودانی خویش
کرده غمِ تو پنہاں زاں بغم خرّم فرو رفتم

ہو جس مانعِ غواصیِ دریائے الفت بود
غبارِ دل زخود افشاندم و دیہیم فرو رفتم

برون عالمِ فانی بدیدم عالمِ باقی
ازیں عالم برون جستم دراں عالم فرو رفتم

درین گلزار چوں نشمیدم از مہر و وفا بوئے
زدل خارِ تعلق یک بیک کندم فرو رفتم

حیاتِ خویش را چوں برقِ خاطف کم بقا دیدم
ظہورے کردم اندر عالم و دردم فرو رفتم

فرازِ آسمانہا رفتم و سیرِ فلک کردم
وے آخر بخاکِ تیرہ با صد غم فرو رفتم

شدم حیران ز اطوارِ وجودِ خویشتن حشمت
ندانستم کہ چوں پیدا شدم چوں ہم فرو رفتم

دہی مجبور دل جلے کی ہے بہار اب باغِ عالم ہے
الٰہی کس گلِ رخسار کی الفت میں مائل ہوں
کہاں جاؤں نکل کر شامِ غم ہے ہو کا عالم ہے
الٰہی آبرو رکھنا کہیں پردہ نہ کھل جائے
پڑا ہی کام نکلا وقتِ آخر میرے رونے سے
مری خاکِ لحد سے بھی نہیں آتا تنفر ہے
یہ طرفہ دشتِ وحشت تھی جو سہہ نہ سکا الفت

گرے ہیں پھول جو دو چار میری شمعِ مدفن سے
صبا نے اشکِ بیرستہ آ کے پوچھے اپنے دامن سے
اُڑا آتا ہے اے صیاد کیوں مجھ کو نشیمن سے
کہا ہے بے خودی میں راز دل کا اپنے دشمن سے
ہوئی جتنی جبینیں تھیں وہ علیں قاتل کے دامن سے
نکلتے ہیں بچا کر اپنا دامن میرے مدفن سے
گریباں چاک ہو کر لگیا ہے میرے دامن سے

رسا دہ آہ ہے اپنی کہ شمعِ بزم روتی ہے
تعجب کیا بھڑک اٹھیں جو شعلے میرے شیون سے

رسا بریلوی

کن اصولوں پر چل کر ہند سوراج حاصل کر سکتا ہے

ہم پرنسپل جے ۔ دانیل صاحب کے حصول سوراج پر قیمتی خیالات ذیل میں درج اخبار کرتے ہیں ۔ ہمارا آپ کے لفظ لفظ پر صاد و اتفاق ہے ۔ ایڈیٹر

ہر ایک ہندوستانی کی دلی خواہش ہے کہ اہل ہند کو سوراج یا ہوم رول ملے مگر اہل ہند کا رویہ یا برتاؤ آپس میں ایسا ہے کہ جس سے سوراج حاصل ہونا ممکن نہیں ۔ دنیا کے سب سے بڑے استاد یعنی یسوع مسیح نے فرمایا ہے کہ جو بادشاہت آپس میں برخلاف ہو ویران ہو جاتی ہے اور جس جس شہر یا گھر میں مخالفت ہو آباد نہ رہیگا ۔ انجیل متی باب ۱۲ آیت ۲۵ ۔ حضرت سلیمان نے فرمایا ہے کہ جھگڑا صرف مغروری سے ہوتا ہے پر عقل اُن کے ساتھ ہے جو مصلحت کو پسند کرتے ہیں ۔ امثال باب ۱۳ آیت ۱۰ حضرت سلیمان یہ بھی فرماتے ہیں کہ کینہ دری جھگڑا برپا کرتی ہے ۔ پر محبت سارے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے امثال باب ۱۰ آیت ۱۲

خمریات رسا

ہزاروں بھیر میں دنیا کے واقف ہو یہ پرفن سے
جو کرتا ہے محبت خیز باتیں کوئی دشمن سے
ازجاتا ہے شاید اسکا دل بلبل کے شیون سے
سمجھتے خوب ہیں یہ چال ہم واقف ہیں پرفن سے
فلک کانپے نہیں لرزے عدو کے ہوش اڑ جائیں
پس مردن بھی اتنا اشتیاق وصل باقی ہے
خدا جانے یہ کس کی یاد میں فریاد کرتا ہے

دلِ ناداں تجھے لازم حذر ہے ایسی ناگن سے
نہیں ڈرتا ہے کیا وہ دل جلوں کے آہ و شیون سے
پلٹ جاتی ہے کیوں بجلی خدا جانے نشیمن سے
دکھانے کو ہوئے آپ ہیں ناراض دشمن سے
اگر لوں کام میں فرقت میں اپنے آہ و شیون سے
لپٹ جاتی ہے میری خاک اگر لگ جا دامن سے
تڑپتا ہے دلِ صیاد جو بلبل کے شیون سے

مسیح یسوع یہ بھی فرماتے ہیں کہ مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے انجیل متی باب ۵ آیت ۵۔ مسیح یسوع کی ذیل کی تعلیم پر بھی غور کیجئے۔ انہوں نے اہل یہود سے فرمایا کہ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا ہے کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں اُن کا بھلا کرو جو تمہیں دکھ دیں اور ستائیں اُن کے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر چمکاتا ہے۔ اور راستوں اور ناراستوں پر مینہہ برساتا ہے۔ کیونکہ اگر تم انہیں کو پیار کرو جو تمہیں پیار کرتے ہیں تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ اگر فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کیا؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے! پس تم کامل ہو جیسے تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے۔ انجیل متی ۵: ۴۳-۴۸۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ آپس میں محبت رکھنے سے ہم (۱) اپنے ہم قوم لوگوں کو پیار کرینگے (۲) انکا بھلا کرینگے (۳) اُن سے صلح رکھینگے (۴) اپنے وطن میں صلح و امن قائم کرینگے (۵) دوسروں سے بھائیوں جیسا نیک سلوک کرینگے خواہ وہ ہم سے برا سلوک کریں۔

انجیل شریف اس شخص کو جو اپنے ہموطن بھائی سے محبت نہیں رکھتا مردہ و خونی کہتی ہے مسیح یسوع اپنے حواری یوحنا کی معرفت یوں فرماتا ہے کہ ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں آگئے ہیں۔ کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو خونی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اُس میں قائم رہے۔ ہم نے اس سے محبت کو جانا کہ اُس نے (مسیح نے) ہمارے واسطے اپنی جان دیدی۔ اور لازم ہے کہ ہم بھی بھائیوں کے لئے اپنی جان دیں نہ کہ اُن کی جان لیں۔ (خط یوحنا ۳: ۱۴-۱۶) یوحنا حواری نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اے پیارو ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے (روحانی طور پر) اور خدا کو پہچانتا ہے۔ جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ خدا کی محبت جو ہم سے تھی اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پائیں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اُس کی محبت ہم میں کامل ہوئی ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اُس میں بستے ہیں اور وہ ہم میں کہ اس نے اپنی روح میں سے ہمیں دیا۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی کو جسے اُس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسے اُس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے اور ہم نے اُس سے یہ حکم پایا کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے۔ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے (خط یوحنا ۴: ۷-۱۳-۲۰-۲۱)۔ مندرجہ بالا بیان سے ہم یہ سیکھتے ہیں۔

(۱) خدا محبت ہے (۲) صرف محبت رکھنے والا شخص روحانی طور پر زندہ ہے۔ لہٰذا محبت نہ رکھنے والا مردہ اور خونی ہے۔ (۳) محبت رکھنے والا دوسروں کے لئے اپنی جان دیتا ہے اور اُن کی جان نہیں لیتا (۴) محبت رکھنے والا خدا کو جانتا ہے اور اس میں خدا رہتا ہے (۵) خدا سے محبت رکھنے کا ثبوت یہ ہے کہ ہم دوسروں سے محبت رکھیں۔

محبت کے اوصاف کیا ہیں

محبت صابر ہے۔ ملائم ہے۔ ڈاہ نہیں کرتی شیخی نہیں کرتی پھولتی نہیں۔ بے موقعہ کام نہیں کرتی۔ خود غرض نہیں۔ غصہ ور نہیں۔ بدگمان نہیں۔ ناراستی سے خوش نہیں۔ سب باتوں کو پی جاتی ہے۔ سب کچھ باور کرتی ہے سب چیز کی امید رکھتی ہے۔ سب کی برداشت کرتی ہے۔ محبت کبھی جاتی نہیں رہتی (خط کرنتھ ۱۳: ۴-۸)

ہر ایک ہندوستانی کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو پرکھے اور دیکھے کہ مندرجہ بالا محبت کے اوصاف اس میں ہیں کہ نہیں اگر نہیں تو خدا سے ...... جو محبت مجسم ہے یہ اوصاف حاصل کرے۔ جب یہ اوصاف مل گئے تو خود خدا مل گیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف ملکی سوراج بلکہ اپنی خودی اور گناہوں پر بھی غلبہ ہو گیا اور خدا کے ساتھ جو کہ محبت کا دوسرا نام ہے۔ یگانگت ہوگی

اگر کوئی معلم یا کوئی کتاب اہل ہند کو ایسی تعلیم دیوے جس سے اہل ہند کے دلوں میں اپنے ہموطنوں کے لئے نفرت پیدا ہو۔ خواہ وہ اُن کے ہم مذہب نہ بھی ہوں تو ایسی تعلیم کے اوپر عمل کرنے سے ہند کو سوراج کبھی حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ صلح دائمی ہی سے ہر قسم کی ترقی ہوتی ہے۔ اور دشمنی اور فساد سے ہر قسم کا تنزل ظہور میں آتا ہے۔ بلکہ تباہی تک نوبت آتی ہے۔ جو کوئی یسوع مسیح کی اس محبت کی تعلیم پر کاربند ہو جاتا ہے وہ فرد صلح پسند اور اچھا شہری بن جاتا ہے۔

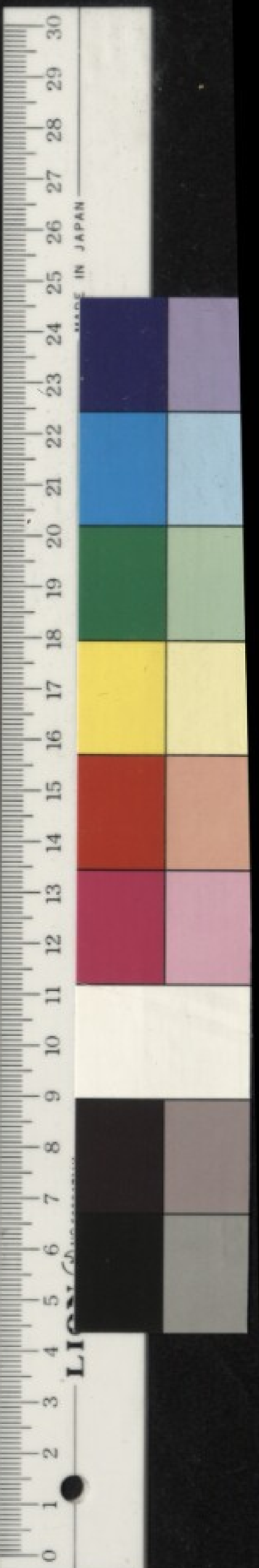
۲۵ جولائی ۱۹۲۶ء کی خبر ہے کہ گجرات کاٹھیاواڑ کے نیشنل کالج کے طلباء نے مہاتما گاندھی سے درخواست کی کہ وہ ہفتہ میں ایک گھنٹہ اُن کو تعلیم دیا کریں۔ نصاب کی کتاب انجیل مقرر ہوئی۔ کیا دیگر اہل ہند بھی اچھے شہری بننے کے لئے ہند کے سب سے بڑے حب الوطن مہاتما گاندھی کی طرح انجیل کو پڑھ کر اس پر عمل کرینگے۔

بعض معترض ہونگے کہ یورپ والی قومیں عیسائی ہو کر کیوں جنگ کرتی ہیں۔ اس کا جواب یہی ہے کہ جو جو یورپین وامریکن قومیں اس تعلیم کو مانتی ہیں وہ ترقی کر گئیں اور جو جو اس تعلیم کو چھوڑتی جاتی ہیں وہ تنزل کی طرف جارہی ہیں۔ پھر سب لوگ جو مسیحی کہلاتے ہیں وہ عیسائی نہیں بلکہ وہی جو خدا کی مرضی پر جو مسیح کی معرفت ظاہر ہوئی چلتے ہیں۔ انجیل متی ۷: ۲۱۔

(باقی آئندہ)

جے۔ ڈانیل

نور افشاں کے لئے خریدار دیجئے۔



نورافشان

مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۹۲۶ء

کیا سچ مچ پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان ہیں

نورافشاں کے کالموں میں نامہ نگار اپنے مضامین میں پادری عبدالحق صاحب کو فاتح قادیان لکھتے رہے انکی تحریرات اخبار میں اہل قادیان کی آگاہی کے لئے شائع ہوتی رہیں۔ ایک عرصہ کے بعد الفضل مطبوعہ ۲۲ جون میں اس کے خلاف ایک دفعہ کچھ لکھا گیا۔ پر اس تحریر کو صرف مدیر الفضل ہی کچھ بہتر سمجھتا تھا۔ اُس سے ہماری سمجھ میں یہ بات ضرور آئی تھی کہ پادری عبدالحق کے پنجابی دوروں نے اور آپکی عالمانہ و فاضلانہ تقاریر نے جو عرصہ ڈیڑھ سال سے پنجاب کے شہہار و قصبہ جات میں ہوتی رہی ہیں قادیان کے تخت خلافت پر برق و رعد کا کام کیا تھا۔ ورنہ الفضل کو فاتح قادیان کے یادگار جلد سے پریشانی کا اظہار کرنا ضرور نہ تھا۔

پر یہ تو دور کی باتیں ہیں انہیں جانے دیجئے۔ الفضل ۱۰ اگست میں جو رپورٹ پادری صاحب کے ان لکچروں کی بابت شائع کیا ہے جو ۲۲ جولائی تا ۲۵ جولائی شیخوپورہ میں ہوئے تھے۔ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے کہ پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان ثابت ہیں یا نہیں ہیں؟ یہ رپورٹ زبانِ حال سے احمدی اصحاب کی پادری صاحب کے مقابل ناحال پریشانی و سرگردانی کا تازہ ثبوت ہے اور اس بات کو روز روشن کی طرح ظاہر کر رہی کہ پادری عبدالحق صاحب نے اپنی تقاریر سے احمدی اصحاب کی عقل و فکر پر ایسا منتر پھونکا تھا کہ وہ ۱۰ اگست تک درست اور اعتدال پر نہ آئی تھی۔ ہم ناظرین کے ام کے فائدہ کے لئے احمدی اصحاب کی رپورٹ بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں۔

پادری عبدالحق صاحب کا حشر شیخوپورہ میں

انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا جلسہ سالانہ ۲۲ تا ۲۵ جولائی مقرر تھا۔ جس کے لئے پادری عبدالحق صاحب بھی اتفاق سے ۲۱ جولائی کی شام کو شیخوپورہ پہنچے۔ انجمن احمدیہ شیخوپورہ نے بہ تحریک رؤسا و شرفاء شیخوپورہ بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس امر کی درخواست کی کہ قادیان سے مذکورہ بالا تاریخوں پر مبلغین شیخوپورہ بھیجے کی اجازت فرمائیں چنانچہ ۲۲ جولائی کی شام کو جناب حافظ روشن علی صاحب مع مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی علی محمد صاحب شیخوپورہ تشریف لائے۔

۲۲ جولائی کی شام کو پادری عبدالحق نے اپنا لیکچر تناسخ کے مضمون پر دیا جس پر پنڈت صاحبان نے بعد از اختتام لیکچر اعتراضات کئے۔

بموجب پروگرام ۲۳ جولائی کی شام کو پادری سلطان محمد صاحب پال کا لیکچر نجات پر تھا لیکن چونکہ وہ جلسہ پر نہ آئے اس لئے پادری عبدالحق صاحب نے عالمگیر مذہب پر لیکچر دیا۔

لیکچر کے شروع ہونے سے پیشتر ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سلیمی سکرٹری انجمن حزب الاحناف شیخوپورہ نے پادری چونی لال انچارج مشن سے اپنے ان خطوط کے جواب کا مطالبہ کیا جو انہوں نے دو چار روز پیشتر ان کو تحریر کئے تھے۔ اور کہا کہ پادری صاحب کے ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد ہمیں بھی ایک گھنٹہ اُن کے جواب کے لئے دیا جائے اور بعد ازاں فریقین سوال و جواب کریں اس پر پادری چونی لال صاحب تو خاموش رہے۔ لیکن پادری عبدالحق صاحب نے اتنا وقت دینے سے انکار کر دیا۔

پادری عبدالحق صاحب کا مضمون عالمگیر مذہب پر زیر صدارت چودھری شاہ محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا شیخوپورہ شروع ہوا۔ حاضرین کی تعداد جلسہ کے شروع ہی سے کم از کم ۱۰۰۰ کے قریب ہو گئی تھی۔ جملہ اہل اسلام نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل پادری عبدالحق صاحب کی تقریر پر اعتراضات کریں۔

مولوی صاحب نے اپنی چند منٹ کی تقریر میں پادری عبدالحق صاحب کے تمام پیش کردہ دلائل کی عقلی و نقلی طور سے تردید کی۔ اور عوام الناس پر یہ بات ثابت کر دی کہ عیسائیت کے متعلق یہ کہنا کہ یہ عالمگیر مذہب ہے غلط ہے ساتھ ہی انہوں نے نہایت مدلل پیرایہ میں یہ ثابت کیا کہ دنیا میں ایک ہی ایسا مذہب ہے جو ہر پہلو میں ہر زمانہ میں اور ہر ایک قوم کے لئے عالمگیر کہلانے کا مستحق ہے اور وہ اسلام ہے۔

عجیب تر بات یہ تھی کہ مولوی صاحب نے پادری صاحب کے دلائل کی تردید ان کی کتاب انجیل سے ہی کی۔

پادری صاحب سے مولوی صاحب کے کسی ایک اعتراض کا جواب بھی نہ بن آیا۔ مگر ایک گھنٹہ ان کو یہ زحمت اُٹھانی ہی پڑی۔ اس وقت پادری صاحب کی بے تابی اور حواس باختگی کا یہ حال تھا کہ منطق و فلسفہ جس پر کہ وہ پھولے نہ سماتے تھے قطعاً بھول گیا۔ حتیٰ کہ اُن کی زبان سے صحیح الفاظ کا نکلنا بھی مشکل ہو گیا گفتگو کے بعد اعلان کیا گیا کہ ۹ بجے کے قریب جناب حافظ صوفی روشن علی صاحب کا لیکچر عالمگیر مذہب پر ہوگا۔ اور ہم ڈنکے کی چوٹ سے پادری صاحب کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہمارے لیکچر میں آئیں۔ ان کو ایک گھنٹہ پورا تقریر کرنے کے لئے دیا جائیگا۔ اور بعد میں سوال و جواب کر سکتے ہیں۔ اس پر پادری صاحب نے کہا کہ تحریری چیلنج دو۔ ہم نے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے چند ایک معزز اراکین انجمن حزب الاحناف کی معرفت چیلنج تحریری مشن میں پہنچا دیا۔ مگر پادری عبدالحق صاحب کو نہ جرأت ہو سکتی تھی نہ ہوئی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ اپنے پروگرام شائع کردہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ۲۶ کی بجائے ۲۴ کی صبح کو ہی شیخوپورہ سے چلے گئے۔

پونے دس بجے حضرت حافظ صاحب کی تقریر شروع ہوئی اور ۱۱ بجے خیر و خوبی کے ساتھ ختم

ہوئی۔ سامعین کی تعداد بفضلہ تعالیٰ کافی تھی۔ حافظ صاحب کی تقریر کا سامعین پر خاص اثر ہوا۔ علاوہ ازیں ۲۳ جولائی کی صبح کو جناب حافظ صاحب۔ مولوی اللہ دتا صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی تقریریں ہوئیں۔

خاکسار محمد شفیع خاں تبلیغی سکریٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ

جائے غور ہے

کہ پادری عبدالحق صاحب ۲۳ تا ۲۵ جولائی شیخوپورہ میں مسیحی لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ شیخوپورہ کی احمدی انجمن نے رؤسا و شرفاء شیخوپورہ کی تحریک پر قادیان سے مبلغ بلانے کا انتظام کیا۔ حزب الاحناف کے اراکین احمدیوں کے معاون تھے۔ پادری عبدالحق صاحب ۲۲ تا ۲۴ جولائی شیخوپورہ میں لیکچر دے کر ۲۴ جولائی کے روز شیخوپورہ سے دوسری جگہ تشریف لے گئے۔ ۲۸ جولائی کی شام کو خلافت پناہ خلیفہ ثانی قادیان کی طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب مع مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی علی محمد صاحب شیخوپورہ میں تشریف لائے۔ ۲۳ جولائی کے لیکچر عالمگیر مذہب پر معترض ہونے کے لئے جلسہ اہل اسلام نے مولوی اللہ دتا صاحب کو منتخب کیا جو پادری صاحب سے بارہا شکست کھا چکے ہیں۔ مولوی صاحب نے پادری صاحب کے لیکچر کو چند منٹوں میں ہوا کر دیا اور پادری صاحب بول نہیں سکے۔ اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب نے عالمگیر مذہب پر لیکچر دیا۔ در پردہ پادری عبدالحق صاحب کو معترض ہونے کی دعوت دی پر وہ نہ آئے وغیرہ۔ یہ تمام باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ پادری عبدالحق صاحب الفضل کے نزدیک بھی فاتح قادیان ثابت ہیں اور احمدی اصحاب لغو بیانی کا نام احمدی فتوحات یقین کرتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ احمدی اصحاب کو ایسی ہی فتوحات نصیب ہوتی رہیں۔ رپورٹ زیر نظر ۱۲ اگست تک الفضل کی مسلمہ دستاویز ہے۔

انگلستان میں اب لوہے کے مکانات بنائے جاتے ہیں۔

مناظرہ قصور

نمبر سوم

اب جبکہ یہ بات ثابت ہو چکی اور آپ نے بھی فی الجملہ اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ "خدا کسی مادی جسم میں بلکہ انسان میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا ہے" تو اب لازم بلکہ انسب ہے کہ ہم اس امر کی تحقیق اور تفتیش کریں کہ **مسیح کی ذات کیا ہے**؟ یعنی اگر مسیح کی ذات الٰہی ثابت ہو جائے تو ہم بلا حیل و حجت کے یہ کہہ سکینگے کہ مسیح واقعی خدا مجسم ہے۔

مولوی صاحب دیکھئے انجیل یوحنا کے باب اول میں لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ اس میں زندگی تھی۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اسی نے ظاہر کیا۔

کلمۃ اللہ انجیل مقدس کی اصطلاح ہے اور یہ یونانی لفظ λογος کا عربی ترجمہ ہے۔ عربی انجیل جلیل میں یوں لکھا ہے کہ فِی الْبَدْءِ کَانَ الْکَلِمَۃُ وَالْکَلِمَۃُ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَکَانَ الْکَلِمَۃُ اللّٰہ هٰذَا کَانَ فِی الْبَدْءِ عِنْدَ اللّٰہِ وَالْکَلِمَۃُ صَارَ جَسَدًا وَحَلَّ بَیْنَنَا وَ مَمْلُوًّا نِعْمَۃً وَحَقًّا۔ اَللّٰہُ لَمْ یَرَہٗ اَحَدٌ قَطُّ اَلْاِبْنُ الْوَحِیْدُ الَّذِیْ هُوَ فِیْ حِضْنِ الْاٰبِ هُوَ خَبَّرَ۔

مسیح خداوند کو یونانی انجیل میں لوگاس کہا گیا ہے۔ یہ ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنی عقل، علم، کلمہ کے ہیں۔ چونکہ مسیح خدا تعالےٰ کی ذات سے ایسا ہی تعلق رکھتا ہے جیسے کہ انسانی عقل انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے وہ لوگاس یعنی الٰہی عقل کہلاتا ہے۔ پھر وہ لوگاس یعنی کلام اس لئے کہلاتا ہے کہ الٰہی عقل۔ الٰہی ذات اور الٰہی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ اسی مظہر اللہ کی بابت اسی انجیل میں مرقوم ہے۔ کہ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے بتا دیا یوحنا ۱: ۱۸ پھر مسیح کا قول ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ یعنی خدا کو دیکھا یوحنا ۱۴: ۹۔ یہودیوں کی مذہبی کتابوں میں کلمۃ اللہ کا ذکر جابجا ملتا ہے۔ ان کے نزدیک بھی اللہ کا کلمہ اور اللہ کی حکمت یا عقل مترادف اور ہم معنی الفاظ ہیں اور انجیل مقدس میں یہ یونانی لفظ بالکل عبرانی لفظ ممرا یہوواہ یعنی کلمۃ اللہ کا مترادف ہے۔ ممرا یہوواہ کا حال پرانے عہدنامہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ وہ ایک **الٰہی شخص** ہے۔ چنانچہ پیدائش ۳: ۸ میں لکھا ہے کہ انہوں نے (آدم اور حوا نے) خداوند کے ممرے کی آواز سنی۔

اور پیدائش ۱۶: ۱۳ میں لکھا ہے کہ اس نے یہوواہ ممرا کا نام جو اس سے ہمکلام تھا یوں لیا کہ اے خدا تو مجھ پر نظر کرنے والا ہے۔

اور پیدائش ۱۷: ۱ میں یوں لکھا ہے۔ تب ممرا ابراہام کو نظر آیا اور اس سے کہا کہ میں خدائے قادر ہوں اور پیدائش ۱۷: ۷ میں مندرج ہے کہ میرا عہد میرے ممرے اور تیرے درمیان ہوگا۔

پھر پیدائش ۱۷: ۲۲ میں یوں آیا ہے جب ممرا ابراہام سے باتیں کر چکا تب ممرا اس کے پاس سے اوپر گیا۔

اور پھر پیدائش ۲۲: ۱۶ میں مرقوم ہے تب یہوواہ ممرے نے دوبارہ آسمان پر سے ابراہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے۔ اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا ہاں اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نہ رکھا میں نے اپنے ممرا کی قسم کھائی کہ میں برکت پر برکت بخشونگا۔

پھر پیدائش ۱۲: ۷ میں مسطور ہے کہ تب ابراہام کو دکھائی دے کے کہا کہ میں یہی ملک تیری نسل کو دونگا اور اس نے ممرے کے لئے جو اس پر ظاہر ہوا تھا ایک قربانگاہ بنائی۔

اور پھر پیدائش ۱۹: ۲۴ میں درج ہے کہ ابراہام



ہمرے کے حضور کھڑا رہا۔

اور پیدایش ۱۸ : ۲۴ میں لکھا ہے کہ خداوند (یہوواہ) کے ممرا نے خدا کی طرف سے آگ برسائی۔ (سدوم عمورہ پر)

اسی طرح زبور ۳۳ : ۶ میں مندرج ہے کہ خداوند کے ممرا سے آسمان بنے اور اس کے سارے لشکر (اجرام فلکی) اُس کے منہ کی رُوح سے۔

اور زبور ۱۱۰ : ۱ میں مرقوم ہے کہ خداوند (یہوواہ) نے میرے ممرا (خداوند یہوواہ) کو فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ۔

اور پھر یسعیاہ ۴۰ : ۳ میں لکھا ہے کہ بیابان میں ایک منادی کرنے والے (یُوحنّا یحیٰی اصطباغی) کی آواز۔ کہ تم یہوواہ ممرا (مسیح خداوند) یا کلمتہ اللہ کی راہ درست کرو۔

اسی طرح میکہ نبی کے صحیفہ کے ۴ : ۲ میں لکھا ہے کہ شریعت صیحون سے اور خدا کا ممرا (کلام) یروشلم سے نکلیگا۔ وہ بہتیری قوموں کے درمیان عدالت کریگا (دیکھیے توریت کا ترجمہ بزبان کسدی اُنکیلوس صاحب)

غرضیکہ پُرانے عہدنامہ میں ممرا یہوواہ ایک الٰہی ذات رکھتا ہے اور اسی طرح انجیل کے بیان کے مطابق بھی کلِمۃُ اللّٰہ خداوند یسوع مسیح کا اسمِ ذات ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ **ابتدا میں کلام تھا**۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (آرخے) قیود زمانہ سے پیشتر یعنی ازل ہی میں مسیح کلمتہ اللہ تھا۔ وہ خدا کی ذات کے باطن میں اُسی صورت سے جس طرح انسان کی روح میں عقل انسانی موجود رہتی ہے۔ گویا کلمتہ اللہ خدا کی ازلی عقل کا آلٰہی عکس ہے اور جس طرح خدا کا خالی از عقل یا کلام ہونا کسی زمانہ میں قطعی محال ہے۔ اسی طرح کلمتہ اللہ کا کسی زمانہ میں نہ ہونا بھی قطعی محال ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ کلمہ اسم ذات نہیں بلکہ محض اسم صفات ہے۔ اس لئے وجود خدا میں موجود ہے تو اس شک و شبہ کو یُوں رفع کر دیا گیا ہے کہ **کلمہ خدا کے ساتھ تھا** یعنی کلمتہ اللہ اور خدا میں کُلی اتحاد و ارتباط تھا۔

لیکن کیا خدا ہی واحد سے علیحدہ اور اُس کی ذات سے خارج کلمتہ اللہ کا وجود ہے؟ اگر ایسا ہو تو بلا شُبہ دو خدا ہو گئے۔ ایک تو خدا اور دوسرا اُس کا کلمہ۔ اس شک کا یوں ازالہ کر دیا گیا ہے۔ کہ **کلمہ ہی خُدا تھا**۔ وہ جو کہ آسنے αρχη یعنی قیود زمانہ سے پیشتر یعنی ازل میں تھا اور اپنے تعلق اور نسبت کے اعتبار سے خدا کے ساتھ تھا۔ اپنی ذات کے اعتبار سے خُدا ہی تھا۔

پس اس الہامی تشریح اور بیان سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ کلمتہ اللہ کا مفہوم کیا ہے؟ اور مسیح خداوند کس معنی میں کلمتہ اللہ ہے۔ یعنی وہ مثلِ کلمہ یعنی عقل کے خدا کی ذاتِ پاک میں ازل سے ہے۔ اور ازل ہی سے وہ مثلِ قوّتِ نطق خدا سے صادر ہوتا ہے لیکن اس کا صادر ہونا زمانہ ازل میں خدا کی ذات کے باطن میں ہوتا ہے۔ اور اس لئے وہ جو کلمتہ اللہ ہے اپنی ذات کے اعتبار سے خود خدا ہے۔ اور اسی لئے وہ **کلمۃُ اللّٰہ** کہلاتا ہے

پس چونکہ منبع الوہیت کا نام انجیل اصطلاح میں **باپ** ہے۔ اس لئے وہ جو اس سے صادر ہوتا ہے۔ انجیل کی اصطلاح میں **ابنُ اللّٰہ** کہلاتا ہے۔ اس لفظ سے ذات کی وہ مناسبت مقصود ہے جو منبع الوہیت اور اُس کے مظہر میں موجود ہے۔ وہ جو ذات کو اختیار کرتا اکلوتا بیٹا ابن الوحید ὁ μονογενης υιος یا پسرِ یگانہ مولود کہلاتا ہے۔ اور جس سے وہ ذات اختیار کرتا ہے باپ کہلاتا ہے۔ یہ ذات کا اختیار کرنا از روئے تخلیق نہیں بلکہ از روئے تولید ہے۔ وہ ذات جو اختیار کی جاتی ہے منبع الوہیت سے صادر ہوتی ہے اور ہمیشہ یہ اُسی کی ذات ہے اور یہ بھی امر ہے کہ اُسکی ذات مخلوق نہیں۔ اگر کوئی نئی ذات اختیار کی جاتی۔ جو اختیار کرنے سے قبل موجود نہ تھی۔ تو یہ تخلیق ہوتی۔ لیکن چونکہ ... باپ یعنی منبع الوہیت خود اپنی ذات اُن کو عطا کرتا ہے اس لئے یہ تولید ہے نہ کہ تخلیق۔ خداوند مسیح نے خود فرمایا کہ میں باپ میں سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں یوحنا ۱۶ : ۲۸۔ منبع الوہیت سے ذات کا یہ صدور اور ظہور زمانہ ازل سے ہے۔ اس لئے یہ تولید **ازلی تولید** ہے۔ مگر جب سے خدا ہے۔ (اگر ایسا کہہ سکیں) تب ہی سے اس کا صدور اور ظہور بھی ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر جس طرح خدا ازلی ہے۔ اُسی طرح بیٹا جو باپ سے مولود ہے **ازلی** ہے۔ پس معلوم ہو گیا کہ کلمتہ اللہ درحقیقت وہ شخص ہے کہ جو مخلوقات میں ظاہر ہونے سے پیشتر یعنی ازل ہی سے موجود تھا۔ مسیح نے خود فرمایا کہ پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا میں ہوں۔ وہ کہاں موجود تھا؟ کیا خلقت میں؟ وہ تو موجود نہ تھی۔ پھر کہاں؟ ذات الٰہی کے باطن میں۔ کیونکہ وہ پولوس رسول کے بیان کے مطابق **نادیدہ خدا کی صورت** ہے۔ ۲ کرنتھ ۴ : ۴ و کلسی ۱ : ۱۵ و فلپی ۲ : ۶۔ یہاں جو لفظ صورت کے لئے استعمال ہوا ہے وہ **موریفے** μορφη ہے۔ اسکی تشریح یہ ہے کہ یہ لفظ ہر یک زبان کا جس سے ذات یا ماہیت مراد لی جاتی ہے۔ پس رسُولِ معظم مسیح کو ایسا شخص قرار دیتا ہے کہ جس میں خدا کی ذات اور صفات کا مجموعہ موجود تھا مسیح کی اصل حیات یہی ہے یوحنا ۱ : ۴ وہ ازل ہی سے اوصاف الٰہی کا محل ہے اور اسی سبب سے خدا کی صورت ہے۔ لیکن وہ جو فی الحقیقت خدا کی صورت εν μορφη θεου ہے۔ وقتِ مُعیّن پر انسان کی صورت اختیار کرتا ہے۔ یا یوں کہیے کہ الٰہی حیات اور الٰہی صفات کو انسانیت کے اختیار کرنے سے اس عالم ناسوت پر ظاہر کرتا ہے۔

پھر رسول مقبول ایک اور لفظ استعمال کرتا ہے اور وہ بھی یونانی لفظ **آئیکون** εικων του θεου ہے۔ اس لفظ کے مفہوم میں تین باتیں شامل ہیں۔

(الف) اس میں خیال مشابہت و مماثلت پایا جاتا ہے مسیح خدا کی صورت ہے۔ یعنی وہ خدا سے حقیقتہً مشابہت رکھتا ہے۔ اس معنی میں کہ وہ ذات الٰہی کے باطن میں موجود ہے اور اس طرح اُسکی اور خدا کی شبیہ **ایک ہی ہے**۔ بالفاظِ دیگر یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی اور خدا کی ذات **یکساں** ہے۔

(ب) یہ اس نقطہ میں عکس کا خیال پایا جاتا ہے۔ اسلئے بادشاہ کی وہ صورت جو سکوں پر پائی جاتی ہے آئیکون کہلاتی ہے۔ اسی طرح آفتاب کا عکس جو پانی پر پڑتا ہے آئیکون کہلاتا ہے۔ اسی طرح پتھروں کی صورتیں بھی اصل تصویر کی آئیکون کہلاتی ہیں۔ پھر فرزند بھی اپنے والدین کے آئیکون کہلاتے ہیں۔ مسیح جو خدا کی صورت ہے اسی عین معنی میں ہے۔ زمانہ ازل میں جب خلقت معدوم تھی وہ فی الحقیقت ذاتِ الٰہی کے باطن میں خدا کا ازلی و ابدی عکس ہے۔ لیکن جو باطن میں خدا کی صورت یعنی اس کا ازلی عکس ہے خارج میں بھی ظاہر ہوتا ہے اور یہی

(ج) تیسرا خیال ہے۔ جو نقطہ آئیکون میں موجود ہے وہ خدا کی صورت کا مظہر ہے۔ خدا کلمتہ A OPATOS ہے۔ اس کی ذات ایک انسانی ادراک سے پوشیدہ ہے۔ لیکن وہ آدید خدا اپنی صورت اپنے مظہر کے ذریعہ سے اپنی پوشیدہ و مغیب ذات اور صفات کو مخلوقات پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ **مظہر اللہ** خدا کی ذات سے صادر ہوتا ہے اور صادر ہو کر خلقت پر ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ΓΕΝΝΗΘΕΙΣ ΟΥ ΠΟΙΗΘΕΙΣ یعنی مولود نہ کہ مصنوع کہلاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

وحشت

کانپور سے اطلاع ملی ہے کہ آج ایک ۸ سالہ لڑکا مجسٹریٹ کے اجلاس میں حاضر کیا گیا جو ڈشوں سے شکار کرتے ہوئے ایک بھیڑئیے کی ادسے حاصل کیا۔ لڑکا غیر مانوس آوازہ کے ساتھ شور کرتا ہے۔ انسانی غذاؤں کو ... چھوتا تک نہیں۔ جو لوگ اسکو پکڑے ہوئے ہیں اُن پر ہاتھ کے ناخنوں اور دانتوں سے حملہ کرتا ہے اور آدمیوں کو کاٹ کھانیکی کوشش کرتا ہے کچے گوشت کے سوا اور کچھ نہیں کھاتا۔ کہتے ہیں ضلع کانپور کے ایک گاؤں سے کمسنی ہی میں یہ لڑکا گم ہوگیا تھا جسے غالباً بھیڑیا ہی اٹھا کر لے گیا تھا۔ لڑکے کے باپ نے اُسے آ کر پہچان لیا ہے اور اب اُسکے علاج کی کوشش ہو رہی ہے۔ (مسلمان)

کھلا خط

مندرجہ ذیل تحریر ہم حرف جناب چودھری ڈاکٹر غلام حیدر صاحب کی اطلاع و آگاہی کے لئے شائع کرتے ہیں۔ انہیں اختیار ہے کہ اس کا جواب براہ راست راقم خط کو دیں یا نور افشاں میں شائع کرا دیں۔ یہ انکی مرضی پر موقوف ہے۔ ایڈیٹر

بریلی محلہ قرولان ۷۸۶ ۵ اگست ۱۹۲۶ء

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں لاہور تسلیم

آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۶ء میں۔ **جذبات عالیہ** کے عنوان سے جو کلام شائع ہوا ہے وہ جناب ڈاکٹر چودھری غلام حیدر صاحب کا نہیں ہے بلکہ اس کے مصنف خاکسار اور جوہر صاحب ہیں۔ لہٰذا بحیثیت ایک اخبار نویس ہونے کے آپ کا فرض ہے کہ آپ محولہ ذیل سطور کو اپنے موقر اخبار میں درج فرما کر ممنونیت کا موقع بخشیں۔ فقط

خاکسار۔ عرش فاروقی۔

کھلا خط بخدمت جناب ڈاکٹر چودھری غلام حیدر صاحب

ہیں ترے ہاتھوں کے صدقے واہ کیا مارے ہیں تیر
سب دہانِ زخم تجھکو مرحبا کہنے کو ہیں

جناب من۔ کل محب صوری و معنوی پروفیسر محمد یوسف خاں سلیم (پروفیسر مشن کالج لاہور) کے ذریعہ سے اخبار "نور افشاں لاہور" مطبوعہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۶ء میری نظر سے گذرا۔ جس میں جذبات عالیہ کے عنوان سے جناب کی "انا و لا غیری" دو غزلوں کی صورت میں ثبت ست جریدۂ عالم دوام ما کا منظر لطیف پیش کر رہی ہے آپ کی یہ جسارت اخلاقی نقطۂ خیال سے کیسی ہی مذموم کیوں نہ ہو۔ لیکن میرے لئے ہزاروں دلچسپیوں کی محرک ہے۔

بندہ پرور! اگر آپ کو شہرت و نمود کی خواہش تھی تو ڈاکٹر اقبال اور مولانا گرامی جیسے لوگ پنجاب میں موجود تھے ان کے دقیق کلام پر ہاتھ صاف کیا ہوتا ہاتھ بھی صاف کیا تو عرش جیسیے ان کے کلام پر۔ اے قربان آپ کی دانشوری کے۔ مگر توبہ آپ اتنے بچے نہیں تھے۔ آپ نے خیال کیا کہ اگر ان حضرات کو تختۂ مشق ستم بناتا ہوں تو بھانڈا پھوٹ جائیگا۔ پس کسی دور دست مقام پر ڈاکہ ڈالنا چاہئے۔ سو الحمد للہ آپ اس میں کامیاب ہو گئے۔ (مبارک) مگر وہ حافظ و ناظر خدا آپ کی ان فتوحات فاسدہ کو کیونکر پسند کر سکتا تھا۔ اس نے بہت جلد آپ کے علی الرغم راز فاش کر دیا جو انشاء اللہ فسانہ انجمن ہو کر رہیگا۔ میں غایت ہمدردی کے ساتھ آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ پچیس شعر تک تمام و کمال میرا طبعزاد ہے اور ... بقیہ حصہ میرے شاگرد رشید محمد یونس صاحب جوہر عظیم آبادی کا غیر اصلاحی کلام ہے۔ آپ فرمائینگے اس کا ثبوت۔ تو مہربان ثبوت بہت ہیں۔ پہلی تو بات یہی ہے کہ میری زیر بحث غزل کا کچھ حصہ رسالہ عالمگیر لاہور کے جون نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ دوسرے قصد وسرے آور دہ ہجاج اس امر سے واقف ہیں کہ میں نے یہ غزل آخر ماہ اپریل ۱۹۲۶ء میں لکھی تھی۔ مثال کے طور پر چند نام ملاحظہ ہوں۔

حضرت سلیم پروفیسر مشن کالج لاہور۔ حضرت عندلیب شادانی ایم۔ اے آتالیق ولیعہد ریاست دوجانہ علامہ مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن مصنف وضع اصطلاحات علامہ درد و میونسپل کمشنر بریلی۔ مولوی فخر الدین احمد صاحب قبلہ فاروقی رئیس و میونسپل کمشنر وغیرہ وغیرہ (عم خاکسار) ان کے علاوہ اور احباب بھی ہیں مجھے پاس میرے وہ خطوط موجود ہیں جن میں یہ غزل درج ہے۔ دو باتیں ہوئیں۔ تیسری بات ترتیب اشعار کی بیرنگی ہے۔ جو آپ کے غیر شاعر ہونے پر دال ہے۔ اور چوتھی بات تو نہ صرف آپ کو غیر شاعر ثابت کرتی ہے بلکہ آپ کی علمی قابلیت کو بھی برافگندہ نقاب کرتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

شعر ۲۔ جس کے ہر ذرے میں صحرا ہے وہ صحرا ہوں میں

جس کے ہر قطرے میں دریا ہو وہ دریا ہوں میں

پہلے مصرع میں "ہے" اور دوسرے میں "ہو" ماشاءاللہ کیا تقابل ہے۔ ارباب سخن چودھری صاحب کے تصرف بےمعنی پر غور فرمائیں۔

شعر ۱۱ "غور سے دیکھ تو اک دیدۂ بینا ہوں میں" نقط مخطط چودھری صاحب کا فرسودہ تصرف ہے۔ میں نے "تو" لکھا ہے۔ "لو" اور "تو" کا فرق ظاہر ہے

شعر ۱۲ "تیری سرہابت سے پیدا ہے سُرورِ ستاں" میں نے "سُرُودِستاں" لکھا ہے

شعر ۱۳ "ذات قائم بذات اور صفت بےمعدوم" میں نے "ذات قائم ہے" لکھا ہے۔

۱۶ میں "غور سے دیکھو تو" کی بجائے "غور سے دیکھ تو" میں نے لکھا ہے۔

۲۸ مرگِ اندوہِ غمِ ہجر پہ جیتا ہوں میں۔

واقفِ نکتۂ تدبیر زلیخا ہوں میں

اس مطلع میں پہلا مصرعہ آپ کا ہے۔ پس بتائیے اسکے کیا معنے ہوئے؟

۳۱ میں "گر عنقا ہوں میں" قابلِ ملاحظہ ہے جسکو کوئی واقفِ فن نہیں لکھ سکتا۔ کیونکہ عین تقطیع سے خارج ہے۔ میں نے "نکتہ وہم ہوں ہم معنی عنقا ہوں میں" لکھا ہے

۳۲ "آذیدنی ہے مرا یہ خیال ذرا دیکھو تو" یہ جوہر صاحب کا شعر ہے انھوں نے "محال" لکھا ہے۔ آپ نے خیال لکھ کر اپنی عروض دانی اور سخنوری کے ڈنکے بجا دیئے شاباش رحمت خدا کی۔

نگاہ نکتہ بیں ان مختصر اشارات سے ہی بخوبی صورت حال پر کامیاب تنقید کرسکتی ہے۔ پس مہربانی فرما کر اپنی سرقہ پردازی کا اعلان بہت جلد فرما دیجئے ورنہ بجز رسوائی کے کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

آخر میں میں آپ کی اس غائبانہ محبت کا شکرگذار ہوں جو آپ نے میرے مقطع میں تصرف فرما کر اس طرح ظاہر فرمائی ہے

ہائے حیدر وہ کلام اس کا وہ باتیں پُرلطف

عرش کے سر کی قسم عرش کا شیدا ہوں میں

میرا مقطع تو یوں تھا۔

عرش وہ اس کا کلام اور وہ باتیں پُرلطف

شوق کے سر کی قسم شوق کا شیدا ہوں میں

گیسئے تم ظریفی یار" ایک بسیط تبصرے کی محتاج ہے مگر خوف طوالت مانع ہے۔ اچھا خدا حافظ فقط

۲۶ ۱۹ء

داعی خیر

خاکسار۔ عرش فاروقی۔ محلہ قرولاں۔ دہلی

ہمیں شملہ سے

اطلاع ملی ہے کہ امسال پادری خیراللہ صاحب پرنسپل نفرائے سکول کلارک آباد شملہ تشریف فرما ہو کر بہت خوش نہیں ہوئے۔ آپ کو روماٹزم نے تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جب دلخواہ شملہ اور اس کے گرد و نواح میں کام کرنے سے عاجز ہیں۔ اس پر جب دلخواہ مسیحی خدمت نہ کرتے ہوئے اپنے آرام کو حرام بنا رہے ہیں خاص شملہ میں مقدور بھر خداوند کی خدمت کرتے ہیں مسیحی خدمت گذاری میں ہی راحت و آرام محسوس کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مسز خیراللہ صاحبہ بفضل خدا انجیل شملہ اور اس کے نواح کے دیہات میں جہاں سال گذشتہ میں مسیحی خدمت انجام دیا کرتی تھیں۔ انجیل بشارت کا کام انجام دے رہی ہیں اور ہر روز کام کرتی ہیں۔ خدا نے آپ کی خدمات پر بڑی برکت نازل فرمائی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جس نے یہ وصف پادری صاحب اور اُن کی میم صاحبہ میں بھی زیادہ تر نمایاں دکھایا ہے کہ آرام کے معنے بیکاری کے بجائے کام میں مشغول رہنے کے کرتے آگئے ہیں۔ ورنہ جو اصحاب نوماہ تک دہیں میں سر توڑ سینہ پھوڑ مشقت کر کے شملہ میں چند ماہ کے لئے تشریف لے جایا کرتے ہیں۔ انہیں وہاں انجیلی خدمت سے کیا سروکار۔ یہ صرف پادری صاحب اور اُن کی میم صاحبہ ہی ہیں جو شملہ کے آرام کو حرام جانکر اپنا تمام وقت مسیحی خدمت میں صرف کیا کرتے ہیں اور اب کر رہے ہیں۔ خدا اُن کی خدمات پر برکت نازل فرمائے آمین۔

مسیحی بچوں کی مذہبی تعلیم کیلئے نئی کتابیں

شمالی ہند کرسچن لٹریچر سوسائٹی الہ آباد نے مندرجہ ذیل کتب کو اردو اور ہندی میں شائع فرما کر مسیحی خاندانوں اور بچوں اور مسیحی مدارس پر کمال احسان فرمایا ہے مثلاً (۱) مسیحی مدرسوں میں مسیحی بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کے سلسلہ وار طریقے درجہ (الف) مصنفہ مسز سی۔ ای۔ بیلی۔ (۲) کتاب ایضاً درجہ (ب) (۳) کتاب ایضاً درجہ (ایک) یہ تینوں کتابیں اردو زبان میں ہیں (۴) کتاب نمبر (۱) ہندی میں بھی ہو۔ ان کتابوں کی قیمت نمبر وار ۳ ر ۴ ر وہ ۳ ر ہے (۵) کاشی کے ورجاتری قیمت ایک پیسہ ضخامت صفحہ ۳۶ (۶) ایک اندھی لڑکی کی کہانی ضخامت صفحہ ۴۰ قیمت ایک پیسہ (۷) جے سنگھ کی کہانی ضخامت صفحہ ۴۰ قیمت ایک پیسہ (۹) راہ نجات ضخامت صفحہ ۴۰ قیمت ایک پیسہ (۹) پریزائیڈ مینتھڈس ان لوئر پرائمری سکولس ہندی میں۔ مصنفہ بی فرگوسن صاحب ضخامت صفحہ ۳۰۳ قیمت ۸؍

ان جملہ کتب و رسائل کو ہم نے پڑھا۔ لکھائی۔ کاغذ کتابت اور چھپائی اور مضامین نہایت اعلےٰ پائے گئے ہیں۔ یہ جملہ کتب و رسائل ہر ایک مسیحی والدہ کے لئے جسے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا شوق ہے اور ہر ایک مسیحی بورڈنگ سکول کے لئے از حد مفید اور کارآمد ہونگے۔ کسی مسیحی مدرسہ کی لائبریری اور کوئی مسیحی خاندان ان کتب و رسائل سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ بچوں کے لئے ہم نے ان سے بہتر کتب و رسائل نہیں دیکھے ہیں۔ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

شمالی ہند کرسچن لٹریچر سوسائٹی۔ کلائیو روڈ

الہ آباد۔ یو۔ پی۔

پیکین ۲۶ اگست۔ کومنٹن کے صدر مقام وہ نانکو کی تسخیری کی خبر پر پیکین پایۂ تخت چین میں اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔

(بندے ماترم)

جناب ڈاکٹر لاموایل صادق صاحب

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

جناب رسا بریلوی صاحب کو ذیل کا خط تحریر فرماتے ہیں

جناب رسا صاحب

آداب۔ اپنے ایک نہایت ہی عزیز و محترم دوست کے اصرار اور فرمایش پر۔ میں اپنی مختصر سوانحعمری اور کلام کا انتخاب آنجناب کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ ان میں سے جو کچھ پسند خاطر ہو اپنے تذکرہ مسیحی شعرای ہند میں آپ درج کر سکتے ہیں۔

میں آپ کو اس مبارک ارادے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور آپ کے گراں قدر کام کے لئے دعای خیر کرتا ہوں۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہوئے تو یقیناً اُردو ادب میں بیش قیمت اضافہ کرینگے۔ اور مستوجب تحسین ہونگے۔

اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حتی المقدور تیار ہوں۔ زیادہ سلام۔

الراقم۔ احقر۔ ڈاکٹر۔ صادق۔

ڈاکٹر صادق کی سوانحعمری اور منتخب کلام دفتر نور افشاں میں پہنچ چکا ہے۔ جس کے لئے ہم ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دیگر مسیحی شعراء سے گذارش ہے کہ وہ اپنی تحریرات پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں۔

مسٹر الائس صاحب رسا بریلوی۔

سپرنٹنڈنٹ انسٹیٹیوشن فار کرمنل ٹرائبس

اسا پرسیٹلمنٹ۔ کنتھ پی۔ او۔

ضلع مراد۔ یو۔ پی۔

ایڈیٹر

لندن ۱۵ اگست صبح ۵ بجے کے قریب رئیڈ زر شایر میں کئی سیکنڈ تک زلزلہ کے صدمات محسوس ہوئے۔ خروپ شایر۔ سمرسیٹ۔ ووسٹر شایر برک شایر اور لندن میں بھی یہ زلزلہ محسوس ہوا۔

(بندے ماترم)

مہاتما جی کا جواب

گذشتہ دنوں خبر آئی تھی کہ گجرات ودیاپیٹھ کے قومی کالج میں مہاتما گاندھی نے ہفتہ میں ایک بار۔ ایک گھنٹہ کے لئے طلباء کو انجیل پڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر مہاتما جی سے بجا طور پر سوال کیا گیا تھا۔ کہ آپ نے پڑھانے کے لئے انجیل کا ہی کیوں انتخاب کیا ہے۔ کسی ہندو شاستر کا کیوں نہیں کیا۔ اس کے جواب میں مہاتما جی فرماتے ہیں کہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ طلباء نے خود بائبل کو پڑھنا پسند کیا ہے اور دوسری یہ کہ میری رائے ہے کہ اگر ہم اصل سپرٹ میں کام کریں تو ایک غیر ملکی مذہب کے مطالعہ سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ؎

ہمیں معاف کیا جائے۔ مہاتما جی کی دونوں وجوہات ہمیں اپیل نہیں کر سکتیں۔ نوآموز طلباء کو یہ فیصلہ کرنے کی یوگیتا ہی کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے لئے کسی دھرم پستک کا انتخاب کر سکیں۔ جب تک وہ تمام دھرم پستکوں کے متعلق کافی واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ اگر نہیں واقفیت ہے تو انہیں ان کے پڑھانے کے کیا معنے؟ اگر نہیں تو شکشک کا کام یہ ہے۔ کہ پہلے اُنہیں اپنے دھرم کی پستکیں پڑھائے اور اپنے مذہب کی خوبیوں سے آگاہ کرے دوسری دلیل ان لوگوں کی حالت میں تو وزن رکھ سکتی ہے جنہیں اپنے دھارمک ساہتیہ پر پورا عبور حاصل ہو۔ لیکن کالج کے طلباء کے متعلق یہ فرض کر لینا کہ وہ اپنے دھارمک لٹریچر کو صرف پڑھ ہی چکے ہیں بلکہ اُسے سمجھتے بھی ہیں دائرہ معقولیت سے خارج ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے خود مہاتما جی بھی اسے محسوس کرتے ہیں۔ جب وہ اپنی سوانحعمری میں فرماتے ہیں کہ اُنہیں بائبل کلاس میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا۔ تو اُن کی پوزیشن . . مضحکہ خیز بنگئی۔ کیونکہ آپ ہندو دھرم کی تعلیم سے بے بہرہ تھے۔ یہ ٹھیک بھی ہے۔ اگر ایسے نوجوانوں کو جنہیں اپنے دھرم کے متعلق کوئی واقفیت نہیں۔ غیر دھرم کی پستک پڑھائی جائینگی تو اُن پر قدرتاً اُسی دھرم کا رنگ چڑھیگا۔ اور ہر روز کے مشاہدے بھی تو یہی بتاتے ہیں کہ اس سے فائدہ کی امید کم۔ لیکن نقصان کا امکان غالب ہے۔

پرکاش۔

پنجاب میں طبی انتظامات کی توسیع

۳۷۵ نئے شفاخانے کھولے جائینگے

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ پنجاب کچھ عرصہ سے صوبہ میں طبی انتظامات کی توسیع کے متعلق غور کر رہی تھی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں سینیٹری بورڈ (مجلس حفظان صحت) نے گورنمنٹ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ ہر سو مربع میل رقبہ کے لئے ایک شفاخانہ مہیا کیا جائے۔ جس سے عوام مستفید ہو سکیں۔ لیکن شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا اس امر پر انحصار رکھتا تھا۔ کہ میڈیکل کالج اور میڈیکل سکول سے سند یافتہ ڈاکٹر کافی تعداد میں نکلیں اور قریبی مستقبل میں اس تعداد کے میسر آنے کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ تاہم گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اتنا کافی روپیہ دے دیا کہ وہ نئے شفاخانے قائم کر سکیں اور وہاں مطلوبہ آلات و سامان بھی مہیا کر سکیں۔ اس ضمن میں گورنمنٹ نے پانچ سال تک سب اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ اپنی گرہ سے دینے کا ذمہ لیا۔ بشرطیکہ ڈسٹرکٹ بورڈ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہوں کے سوا نئے شفاخانوں کے باقی ابتدائی اور سالانہ کل اخراجات کے ذمہ دار خود ہوں۔

چار سال میں ۱۳۰ شفاخانے قائم ہوئے

گورنمنٹ کی اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہوا کہ گذشتہ چار سال یا پانچ سال میں تقریباً ۱۳۰ شفاخانے کھولے گئے۔ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مالی ذرائع مزید طبی انتظام کے لئے مکمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے ۱۹۲۵ء میں گورنمنٹ پنجاب (وزارت تعلیم) نے ایک ایسا نظام کار مرتب کیا۔ جس سے یہ مقصود تھا کہ صوبہ بھر میں دیہاتی حلقوں میں طبی امداد کا دائرہ وسیع کر دیا جائے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھکر گورنمنٹ نے صوبجاتی آمدنی میں سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو امداد

دیں تاکہ وہ آبادی کی ضروریات کے مطابق طبی امداد کا انتظام کرنے کی حقیقی کوشش کر سکیں۔

۳۷۵ نئے شفاخانے کھولے گئے

گورنمنٹ کی اس مالی امداد کی بنا پر جو سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس کے مطابق یہ خیال ہے کہ جتنی جلد ہو سکے ۳۷۵ نئے شفاخانے کھول دیئے جائیں۔ اگر ہر سو مربع میل کو ایک شفاخانہ دیا جائے تو ان دونوں صورتوں میں جتنے جتنے شفاخانوں کی ضرورت ہوگی۔ ان دونوں تعدادوں کی اوسط کے لحاظ سے جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام صوبہ کو ۵۰۷ ہونئے شفاخانے درکار ہیں۔ اس تعداد میں خاص مقامی حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی ترمیم کی گئی ہے۔ نئے شفاخانوں کے متعلق گورنمنٹ نے ذمہ لیا ہے کہ وہ نہ صرف شفاخانے کے ابتدائی مصارف کی متحمل ہوگی بلکہ مستقل سالانہ خرچ کے لئے بھی شفاخانہ ½ ۲ ہزار سالانہ کی امداد دیگی۔

۲۶-۱۹۲۵ء کے بجٹ میں ستر (۷۰) نئے دیہاتی شفاخانوں کے لئے روپیہ کی منظوری دی گئی تھی۔ امسال کے بجٹ میں ۸۴ نئے شفاخانوں کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

دیہاتی شفاخانوں کے علاوہ یہ تجویز ہے کہ ہر ایک تحصیل میں ایک ایسا ہسپتال ہو جہاں ۱۲ داخل مریضوں کا علاج ہو سکے اور ہر ضلع کے صدر مقام پر ایک اول درجہ کا ہسپتال کھولا جائے۔ ان ہسپتالوں سے یہ غرض بھی ہوگی کہ گرد و نواح کے دیہاتی شفاخانوں میں جو خطرناک امراض کے بیمار آئیں وہ ان میں بھیج دیئے جایا کریں۔

کلکتہ ۱۷ اگست۔ سخت و بہیم بارشوں کے باعث لوئر سرکلر روڈ میں کل رات کو ایک مکان گر گیا۔ ۳ آدمی دب گئے۔ فائر بریگیڈ وقت پر پہنچ کر جلد ہی انہیں نکال لایا۔ ایک آدمی نے ضرب شدید اور باقی دو کے ضربات خفیف آئیں۔

(رینٹرے ماترم)

مسیحی عبادت میں شمولیت مسلمین

شمالی ہند سے ایک کارندہ رقمطراز ہے کہ

موسم خزاں میں ایک جوان تامل نے گرجا میں اپنے بچے کو بپتسمہ دلایا اور مجھ سے درخواست کی کہ شام کو اس کے گھر میں عبادت کراؤں۔ جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں رجمنٹ کا (جس میں وہ منشی اور استاد کے عہدہ پر ملازم تھا۔ ایک سارجنٹ اور تین دراز قد پنجابی موجود تھے۔ جب ہم دعا کرنے لگے تو مسلمان اور مسیحی سب کھڑے ہو گئے۔ اور گھر پر خدا کی برکت چاہی۔ جب میں نے مسیح کے نام سے دعا ختم کی اور مسلمانوں نے بلند آواز سے آمین کہی۔ اور جب تثلیث کے نام میں برکت کا کلمہ دہرایا تو مسلمین نے پھر آمین کہی۔

(ب۔س) خان

اقوال زریں

ایک نامعلوم الاسم سپاہی کی قبر پر کھڑے ہو کر امریکہ کے پریذیڈنٹ کولج نے فرمایا۔

ہمیں مزید قومی ترقی کی ضرورت نہیں مگر روحانی ترقی کی

ہمیں مزید دماغی طاقت کی ضرورت نہیں۔ مگر روحانی طاقت کی۔

ہمیں مزید انتظام ملکی کی ضرورت نہیں مگر تہذیب کی

ہمیں مزید قانون کی ضرورت نہیں مگر مذہب کی۔

ہمیں مزید علم کی ضرورت نہیں مگر خصلت کی

ہمیں مزید دیدنی اشیا کی ضرورت نہیں مگر نادیدنی اشیا کی۔

(ب۔س) خان

اونٹ سے سبق سیکھو

"میں صبح و شام اور دوپہر کو دعا کرونگا"

اونٹ کس طرح بوجھ اٹھاتا ہے؟

جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو بہت بلند ہوتا ہے اور سیڑھی کے بغیر اس کی پیٹھ پر ہم کوئی چیز نہیں رکھ سکتے پس ساربان صبح کے وقت حکم کرتا ہے اور گھٹنے ٹیکتا ہے اور ساربان بسہولت بوجھ اس پر لاد سکتا ہے۔ تب اونٹ اپنا کام کرنے کو چلا جاتا ہے۔

دن کو بعض اوقات بوجھ اپنی جگہ سے سرک جاتا ہے اور رسے ڈھیلے ہو جاتے اور بوجھ کا وزن درست نہیں رہتا اور اونٹ شور مچانے اور شکایت کرنے لگ جاتا ہے۔ پس ساربان پھر اُسے نیچے بٹھا لیتا ہے۔ بوجھ کو اتار کر ترتیب کے ساتھ پھر اس پر حفاظت رکھتا اور وزن کو درست کر کے باندھ دیتا ہے۔

شام کو جب وہ ڈیرہ پر آ جاتے ہیں تو ساربان پھر اُسے بٹھا دیتا ہے اور بوجھ اتار لیا جاتا اور بعد ہ اونٹ کھانا کھانے لگتا ہے۔ اور بوجھ سے آزاد ہو کر لیٹ جاتا ہے۔

وہ صبح کو سامان اُٹھانے۔ دن کو بوجھ درستی سے رکھنے اور شام کو اتروانے کے لئے گھٹنے ٹیکتا ہے اسی طرح ہمیں صبح کے وقت سے خدا سے بوجھ لیکر اُٹھانا اور دن کو جب وہ ٹھیک نہ رہے تو درست کروانا اور شام کے وقت اتروانا چاہیے۔

گھٹنے ٹیک کر لو۔ گھٹنے ٹیک کر درست کرو۔ اور اتارنے کے وقت بھی جھک جاؤ۔

(ب۔س) خان

شملہ ۱۷ اگست لیجسلیٹو اسمبلی میں یکم ستمبر کو جن غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بحث ہوگی۔ اُن کے متعلق آج قرعہ اندازی ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی محمد یعقوب کا ریزولیوشن اول نمبر پر نکلا جس میں ہندوستان کے لئے ایک عدالت عالیہ قائم کئے جانے کی تجویز کی گئی ہے۔ دوسرے نمبر پر مسٹر کے۔ سی۔ رائے کا رزولیوشن نکلا۔ جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ موجودہ فرقہ وارانہ صورت معاملات پر غور کرنے اور سفارشات کرنے کے لئے ہندوستان بھر کے پبلک لیڈران اور تجربہ کار افسران کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔

(رینٹرے ماترم)

خبریں

کلکتہ ۱۷ اگست۔ مسٹر پرتھوبس چندر رائے ایڈیٹر بنگال نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ میں نے بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی اور سوراجیہ پارٹی سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور حلقہ ڈھاکہ کی طرف سے لیجس لیٹو اسمبلی کے لئے کانگریس پارٹی کا نامزد کردہ امیدوار مقرر کئے جانے کے متعلق اپنا نام بھی واپس لے لیا ہے۔

(بندے ماترم)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسٹر جین پریس رپورٹر دہلی نے دنیا کے گرد پیدل چکر لگانے کے عزم کا اعلان کیا تھا۔ اب ڈیرہ دون سے مسٹر اسرار احمد آزاد لکھتے ہیں کہ مسٹر جین لال سے علیحدہ اُن کی پارٹی بھی اس قسم کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو اصحاب مسٹر آزاد سے خط وکتابت کرنا چاہیں وہ محلہ سبزہ اوگان کرنال کے پتہ پر کریں۔

(ر)

رنگون ۱۷ اگست۔ برما میں جو سیلاب آیا ہے۔ اُسکی تفصیلات اگرچہ ابھی تک موصول نہیں ہوئیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ یہ سیلاب پیگو اور تھارواڈی اضلاع میں آیا ہے۔ اور ان دونوں اضلاع کے صدر مقامات بالکل پانی میں گھر گئے ہیں اور گردونواح کے قصبات کے آدمیوں کے وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی ذرائع دستیاب نہیں۔ پانی کم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے اور رنگون بھی سب سے بالکل علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔

بعد کی خبر

رنگون ۱۸ اگست۔ ریلوے لائنوں کے متعلق آج کی سرکاری خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی مقامات پر پانی کم ہوتا جا رہا ہے اور مرمت شروع ہو گئی ہے اور کئی علاقہ جات میں سیلاب یا تو بڑھ رہا ہے۔ یا جوں کا توں قائم ہے۔

(ر)

ناگپور ۱۷ اگست۔ ایڈیشنل پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے ڈاکٹر مونجے کے نام زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت جاری شدہ احکام کی خلاف ورزی کے الزام کی جواب دہی کے لئے جو سمن جاری ہوئے ہیں اور جن میں آپ کو ۲۳ اگست کو اصالتاً یا وکالتاً جواب دینے کے لئے بلایا گیا ہے وہ آج ڈاکٹر صاحب کو موصول ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ذاتی حاضری کے لئے آپ پابند نہیں۔ لیکن آپ کا ارادہ ذاتی طور پر حاضر عدالت ہونے کا ہے۔ اور اس غرض سے آپ ۲۱ تاریخ کو ڈاک گاڑی سے کلکتہ کی طرف روانہ ہونگے

(ر)

شملہ ۱۷ اگست۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب پنجاب نے پنجاب ایگریکلچرل (زراعتی) افسران کی ایک کانفرنس میں جو شملہ میں منعقد ہوئی تقریر کی۔ علاوہ دیگر باتوں کے آپ نے محکمہ زراعت کی روز افزوں ضروریات کے لئے روپیہ بہم پہنچائے جانے کی ضرورت واضح کی اور بتلایا کہ مقامی گورنمنٹ اس سمت میں مدد دینے کے لئے صوبجاتی مالی امداد دیں۔ معافی کے متعلق تدابیر اختیار کرنے پر غور کر رہی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ میری گورنمنٹ کے دیگر ممبران اور وزرا کے مکمل اتفاق رائے کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ جہاں تک اس کے اپنے مفاد کا تعلق ہے مقامی گورنمنٹ ایک شلنگ ۶ پنس کی مجوزہ شرح کے ساتھ روپیہ کی استواری کے ساتھ گہری دلچسپی رکھتی ہے کیونکہ ایک شلنگ ۴ پنس کی شرح پر واپسی سے مرکزی گورنمنٹ صوبجات کے نام مقررہ مالی امداد میں مزید معافی نہیں دے سکیگی۔

(ر)

کلکتہ ۱۷ اگست۔ بحکم ضلع مجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ کے جاری کردہ ایک وارنٹ پر شری یت دیش بندھو مرحوم کی بہن شریمتی ارملا دیوی جی کی خانہ تلاشی ہوئی اور مسٹر دھیپندر چندر مکرجی کو بنگال ۔۔۔۔ ارڈیننس کی رو سے گرفتار کیا گیا۔ اور ان کی چند کتابیں و خطوط بھی پولیس اپنے ساتھ لے گئی۔

(ر)

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ مسماۃ کشنا دیوی کے متعلق جو مقدمہ زیر دفعات ۳۶۶ - ۳۰۷ - اور ۳۹۴ تعزیرات ہند رائے صاحب امرناتھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے اس میں گواہان صفائی کی شہادت آج ختم ہو گئی۔ ۱۹ تاریخ کی سماعت میں وکلا کی بحث ہوگی۔

(ر)

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے صرف لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اور چار ہندوستانی خواتین اُنکی مددگار ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جرکتا ۱عہ سے ۱لہ تک سرکوٹوں ۶عہ سے ۸عہ تک۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

نو افغانستان کو قلمی امداد دیجئے۔

انسان کامل یا مظہر خدا

اور

پیغام صلح لاہور

نمبر ۴

فاضل اجل جناب مولٰنا مولوی پادری سلطان محمد خاں صاحب کی تصنیف کردہ کتاب بنام انسان کامل پر ۴ مئی ۱۹۲۵ء کی اشاعت پیغام صلح میں ایک تردیدی تنقید شائع ہوئی تھی۔ بد اتفاق سے چند ماہ ہوئے ہمارے علم میں آئی اور برائے جواب مصنف انسان کامل کی خدمت میں بھیجی گئی۔ آپ نے اس کا نہایت معقول اور منہ توڑ جواب لکھ کر روانہ کر دیا جسکی تین اقساط قبل ازیں نور افشاں کے کالموں میں شائع ہو چکی ہیں۔ آج چوتھی اور آخری قسط ہے۔ یہ بھی قابل اطلاع امر ہے کہ انسان کامل کے خلاف قلم اُٹھاتے وقت تو جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے بہت زبان درازیاں کی اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنائی تھیں مگر اب دم بخود ہیں۔ پادری صاحب کے جواب کے بعد لب کشائی نہیں کی۔ یہی وہ مسلک ہے جس پر احمدی ہر روز معترض ہونے کی کوشش کرتے رہتے اور اسی پر وہ اس قدر خاموش ہیں کہ ایک دنیا گواہ ہے۔

ثمان

ایڈیٹر صاحب کی تاریخ دانی | آپ فرماتے ہیں کہ "جو شخص مسیحیت کی تاریخ سے واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ حضرات یہود تعلیم انجیل ربیوں کی طرح اپنے خاص حلقہ میں ہی محدود رکھا کرتے تھے"۔

بیچارے ایڈیٹر صاحب کو اسلام کی تاریخ سے تو درکنار اگر صرف قرآن شریف ہی سے اس قدر بھی واقفیت ہوتی جس قدر ایک اندھے کو ہونا ممکن ہے تو ہرگز اس قسم کی لایعنی عبارت لکھ کر اپنی تاریخ دانی کی حقیقت الم نشرح نہ کرتے۔ اس لئے ہم آپ کو معذور سمجھ کر صرف **تصحیف التحریف** کے صفحہ ۲۰ (حدیث نمبر ۱۰) صفحہ ۲۰۴ (تفسیر عزیزی کے حوالہ) وصفحہ ۲۸۵ و صفحہ ۴۹ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

جب آپ کا قلم "انسان کامل" کے اس حصہ پر نہ اُٹھ سکا جہاں ذات باری بزبان قرآن و انجیل شریف بحث کی گئی ہے تو تنکے کا سہارا لیکر آپ یوں بتاتے کہ آخر میں فاضل عرب صاحب نے اہل اسلام کے خدا اور مسیحیوں کے خدا کا مقابلہ کیا ہے۔ قرآن کے خدا کو پیش کرتے وقت انہوں نے حوالہ کسی آیت کا نہیں دیا۔ بلکہ مسیحی تعصب کے باعث جو چاہا لکھ دیا۔ جب وہ ہر ایک بات کے لئے جو انہوں نے لکھی ہے حوالہ جات قرآنی پیش کرینگے تو ہم اس پر غور کرینگے۔

حوالہ جات قرآن | اگرچہ ہمیں تو ہرگز یہ یقین نہیں کہ آپ اپنے اس وعدہ پر قائم رہینگے پھر بھی ہم پر فرض ہے کہ آپ کے مطالبہ کا جواب دیں خواہ آپ اس پر غور کریں یا نہ کریں۔ لہٰذا ہم قرآن شریف کے حوالے الترتیب لکھتے ہیں۔

قرآن شریف ۲: ۱۵۸ - ۷: ۵۲ - ۱۳: ۳۹ - ۱۹: ۷۲ - ۱۱: ۱۲۰ - ۲: ۱۰۰ - اور ذیل کی حدیث بھی برائے ملاحظہ پیش ہے

شہادت حدیث | وعن ابی نضرۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ دخل علیہ اصحابہ یعودونہ وھو یبکی۔ فقالوا لہ ما یبکیک۔ الم یقل لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک ثم اقرہ حتی تلقانی قال بلٰی ولکن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل قبض بیمینہ قبضۃ واخری بالید الاخری وقال ھذہ لھذہ وھذہ لھذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان فی القدر)

ترجمہ:۔ ابی نضرۃ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک شخص جس کا نام ابو عبد اللہ تھا بیمار ہوا۔ اُس کے دوست بیمار پرسی کے لئے آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ رو رہا ہے۔ دوستوں نے کہا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آنحضرت نے آپ کو بشارت نہیں دی ہے کہ آپ ان سے حوض کوثر پر یا جنت میں کہیں اور ملینگے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ لیکن آنحضرت نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک مٹھی اپنے داہنے ہاتھ سے بھری اور دوسری اپنے دوسرے ہاتھ سے اور کہا کہ یہ جنت کے لئے ہے اور یہ دوزخ کے لئے مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس میں ہوں۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان فی القدر)

مسیح پر اعتراض | جب آپ سے کچھ بھی نہ بن سکا تو بالآخر انہیں بوسیدہ اور لچر اعتراضات کی آڑ ڈھونڈنے لگے جنکے جوابات صدہا بار ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ "مسیحی خدا صاحب کا ایک اقنوم عام انسانوں کی طرح عورت کے پیٹ میں ۹ ماہ خون ۰۰۰ کھاتا رہا اور اسی تکلیف سے ماں کے پیٹ سے باہر آیا جیسا عام بچے آتے ہیں۔ ساری عمر انسانوں کی طرح مصائب برداشت کرتا رہا۔ آخر مخالفوں نے اُسے صلیب پر چڑھا کر مار ڈالا"

قادیانیوں کا عقیدہ | ایڈیٹر صاحب! آپ کو نہ تو خدا کا علم ہے اور نہ اس کی ذات و صفات سے واقفیت ہے اس لئے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ بھی مرزائیت کا اظہار کیا ہے وہ سراسر غلط بلکہ لغو اور مسیحیت پر بہتان ہے۔ بلکہ آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ **مرزا صاحب کے "پیٹ میں کھاتا رہا"** (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۷۶ مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب) پس یہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے نہ کہ مسیحیوں کا)

مجازی باتوں پر اعتراض | انہیں خرافات کا سلسلہ جاری رکھکر آپ لکھتے ہیں کہ "اب خدا کی صفات ملاحظہ ہوں۔ تب خداوند انسان کے زمین پر پیدا کرنے سے پچھتایا اور دلگیر ہوا (پیدایش ۶: ۶) اس لئے کہ ۶ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کیا اور فارغ ہوا (خروج ۳۱: ۱۷)

میں رحم کرنے سے تھک گیا (ارمیاہ ۶: ۱۵) اور تُو نے اپنی خطاؤں سے مجھے تھکا دیا (یشعیاہ ۲۴:۴۳) اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے آدمی بناتے تھے دیکھنے اترا (پیدائش ۱۱: ۵ - ۱۱) جہاں خداوند تیرا خدا بیابان میں چالیس برس تجھ کو لئے پھرا تاکہ تجھے عاجز کرے اور تجھے آزمائے اور تیرے دل کی بات دریافت کرے (استثنا ۲:۸) کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر تیسری اور چوتھی پُشت تک پہنچاتا ہوں (خروج ۲۰: ۵) خدا جنگی ہے (خروج ۱۵:۳) فوجوں کا خدا اس کا نام ہے (یسعیاہ ۵۱:۱۵)۔"

اگر یہ اعتراضات نئے اعتراضات ہوتے یا ان میں کوئی جدت ہوتی تو ہم اُن کے ایسے پرخچے اُڑاتے کہ قیامت تک اڈیٹر صاحب کے کلیجہ میں کھٹکتے رہ جاتے چونکہ یہ سب کے سب وہی دقیانوسی زخرفات ہیں جو کہ کتب فروشوں کی دوکانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ ہم خود تو کچھ نہیں لکھینگے البتہ ایک زبردست محقق مُسلمان کے خیالات ان اعتراضات کے متعلق ہدیہ ناظرین کرتے ہیں گے (باقی آیندہ)　　سُلطان

سیالکوٹ کنونشن

۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء ۸ بجے شام سے ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء تک

مضمون مسیح میں ہماری فتحیاب زندگی (رومیوں ۸: ۳۷)

ہماری فتحیاب زندگی صرف مسیح کی طاقت اور مدد سے بسر ہو سکتی ہے مسیح میں جلال کی امید اور ہماری فتحیاب زندگی کو بسر کرنے اور یسوع سے قربت سے زندگی پانے کے لئے سیالکوٹ کنونشن میں ضرور تشریف لایئے۔

اگر اور کوئی بات دریافت کرنی ہو تو مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر جے۔ اے۔ مکانلی صاحب
معرفت پوسٹماسٹر
سری نگر۔ کشمیر

ہماری بائبل اور مسلم علماء

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بائبل بدل گئی۔ تحریف ہوگئی اسکی کچھ قدر و توقیر نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک فضول کتاب ہے۔ عیسائی اُسکی اصلیت و اعتبار کا۔ اُسکی قدر و منزلت کا کچھ بیان نہیں کرسکتے۔ کتاب ہذا میں اعتراضات مذکورہ کا دندان شکن جواب دے کر بائبل کی اصلیت و اعتبار کا بائبل کی قدر و قیمت کا ایسا بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف ہر ایک بائبل کے مخالف کی مناسب تادیب کرے بلکہ بائبل مقدس کی بابت ہر ایک مسیحی کے ایمان و امید و محبت کو زیادہ کرے۔ ہر ایک مسیحی مناد و مبشر کی تقویت کا باعث ہو۔ ہر ایک متلاشی کے لئے تعلیم کا کورس ہو۔ اردو زبان میں یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے بکمال لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ ضخامت دو سو صفحے سے زیادہ ہے۔ قیمت بغیر محصول ایک روپیہ (عہ) ہے

پادری غلام مسیح ایڈیٹر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور سے طلب فرمائیں۔

ضرورت ۲/۱

ایک ایس۔ وی عیسائی معلم کی تنخواہ 36/-3-60/- حسب لیاقت و تجربہ و ایک جے۔ وی عیسائی معلم کی تنخواہ 25/-2-45/- حسب لیاقت و تجربہ ہیگی۔ درخواست بمعہ نقول اسناد پاس مینیجر مشن سکول گجرات کے آویں۔

ضرورت ۲/۲

ایک کمپونڈر عرصہ پانچ سال سے کمپونڈری کر رہا ہے اس کے پاس اس عرصہ کی کارگذاری میں ۹ چٹھیاں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو شفاخانہ میں کمپونڈر یا ڈریسر کی ضرورت ہو تو وہ مسٹر شفا تیل کمپونڈر سی۔ ایم۔ ایس مردانہ شفاخانہ کوئٹہ بلوچستان سے خط و کتابت کرے۔

المشتہر

شفا تیل کمپونڈر۔ مردانہ شفاخانہ سی۔ ایم۔ ایس کوئٹہ۔ بلوچستان۔

اشتہار کتب

باد گبولا ۔ از مس ٹراٹر صاحبہ۔ ایک راہ گم گشتہ سیاح کی سفر کی تکالیف کی کہانی صفحہ ۱۴ ۔ ۳ پائی

تحفۃ المصلحین ۔ پاکیزگی اور راست روی کیا ہے۔ اور نجات کا ذکر صفحہ ۲۶ ۔ ۱ پائی

تیرتھ ۔ از پروفیسر ایل بی را ئے۔ ہندوؤں کے مقدس مقاموں کے حالات۔ صفحہ ۲۳ ۔ ۱ر

تثلیث فی التوحید ۔ مسیحی عقیدہ تثلیث کا بیان صفحہ ۴۴ ۔ ۳ پائی۔

نیا آسمان ۔ از مس ہوبر تھ صاحبہ۔ وادی میں زندگی۔ پہاڑ کا رستہ۔ پہاڑوں کا جلال۔ ایک مذہبی تمثیل۔ صفحہ ۱۶ ۔ ۳ پائی۔

تاریخ بائبل ۔ مصنفہ پادری بیکی صاحب۔ بائبل کے تمام تاریخی واقعات کی صحت اور تواریخ دنیا سے گہرا ربط صفحہ ۴۴۹ دستی عہ کپڑا عہ

تاریخ خاندان فنو نبرگ کوٹا زمانہ اصلاح کے ایک مشہور تاریخی قصے کا ترجمہ صفحہ ۲۸ ۔ ۳ ۔ ۱ اصل ۱۲ر رعایتی ۶ر

طریق دُعا ۔ دُعا کے مسئلہ پر مکمل کتاب جس میں ۲۴ فصلیں ہیں۔ صفحہ ۸۸ ۔ اصل ۴ر رعایتی ۲ر

تحفۃ العلماء ۔ مذہب کی ضرورت اور عمدہ مذہب کی خوبیاں۔ صفحہ ۸۰ ۔ ۱ر

تاریخ طاعون ۔ طاعون کی تواریخ اور اسکو روکنے کی تدابیر۔ صفحہ ۴۴ ۔ ۱ر ۹ پائی۔

سفارشی خاص اوقات کی دعائیں ۔ از قاضی خیراللہ صاحب۔ روزمرہ زندگی کی قریباً تمام حاجات و مواقع کے لئے موزوں مختصر دُعائیں۔ ہر مسیحی کو گھر میں یہ کتاب رکھنی چاہئے۔ صفحہ ۳۲ ۔ ۱ر ۹ پائی۔ رومن اردو۔ ۲ر

بھارت میں سوراجیہ ۔ سوراج یا ہوم رول درحقیقت کیا ہے اور موجودہ سوراج کے نقائص عہ ۔ ۱ر ملنے کا پتہ

سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔

